ماہ تابانِ زہرہ جمالِ حسن آسمانِ ولایت کے بدرِ منیر

حق کاپی رائٹ اور جملہ حقوق محفوظ ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب الموسوم بہ

# تحقیق الاولیاء

فی شان

# سلطان الاصفیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جلد اوّل

مشتمل بر

علوم و مکاشفات اولیاء اللہ و علمائے باللہ رضی اللہ عنہم در مناقب خاتم الاولیاء حضرت غوثِ اعظم پاک میراں محی الدین بازِ اشہب محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مؤلفہ و مترجمہ

مسکین عطا محمد خادمِ خادمانِ نائب خاتم الاولیاء غوث اعظم ثانی اعلیحضرت پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جیوی رضی اللہ عنہ

15/-

باہتمام خلیفہ اجل میاں محمد یار وثوق قادری مطبوع شد

پتہ: میاں محمد یار وثوق قادری ڈھڈی والا کلاں لائل پور شہر

ہدیہ: پندرہ روپے صرف

در اشرف پریس لاہور مطبوع شد

بار دوم

امّا بعد یہ بندۂ مسکین عطا محمدؐ عفی اللہ عنہ الصّمد خاکپائے درویشاں وریزہ خوارِ ایشاں برادرانِ اسلام و یارانِ طریقت کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ ابتدا میں جب یہ احقر النّاس نائب خاتم الاولیاء غوثِ اعظم ثانی سیدی و مرشدی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جلوی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو ایک دن آپ نے خاتم الاولیاء حضرت غوثِ اعظم پاک محبوب سُبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا کہ ایک روز حضور نبیٔ کریم نورِ قدیم جناب محمدِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم مجلس فرما تھے کہ اِتنے میں دونوں شہزادے حضرات امامین حسنین شریفین علیہما السّلام کھیلتے کھیلتے تشریف لے آئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دونوں شہزادوں کو گود میں لے لیا اور فرمایا "ہماری آل پاک میں سے بارہ امام ہونگے اور باقی سب کے سب ہمارے شہزادے حسینؓ کی آل میں سے ہوں گے۔ لیکن ہمارے شہزادے حسنؓ کی آل میں سے ایک ایسے فردِ مکمّل پیدا ہوں گے جن میں اِن دوازدہ ائمہؓ کے کمالات جمع ہونگے۔ اُن کی کُنیت ابی محمّد لقب محی الدّین اور اسم عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اور جب اُن کا ظہور ہوگا وُہ منبر پر اعلانیہ فرمائیں گے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپؐ کا یہ اِرشادِ مُبارک سُن کر متعجّب ہُوئے کہ آخر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بھی تو ولی ہیں۔ کیا اُن کا قدم مُبارک اِن کی گردن پر بھی ہوگا۔ حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ اُس مجلس شریف میں حاضر نہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جاکر یہ سارا ذکرِ خیر سُنایا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئے اور دریافت کیا کہ "کیا اُن کا قدم مُبارک میری گردن پر بھی ہوگا۔" حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اِرشاد فرمایا "یا علی! بیٹا اگر لائق ہو اور باپ اُس کو کندھوں پر اُٹھا لے تو اِس میں کیا حرج ہے۔ وہ میری آل اور آپ ہی کی اولاد ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں۔" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دروازہ کا کُنڈا لگا دیتے چنانچہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ اقدس سے واپسی پر جب دروازہ کا کُنڈا اُتارنا چاہا تو دستِ مبارک کُنڈا تک نہ پہنچا۔ حیران ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اِتنے میں ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت حسین وجمیل حاضر ہُوا اور عرض کی "یا حضرت مجھے کندھوں پر اُٹھا لیجئے۔ میں آپ کو کُنڈا اُتار دیتا ہُوں۔" آپ نے اُس لڑکے کو کندھوں پر اُٹھایا اور کُنڈا اُتروایا۔ آپ اِسی حیرانگی کی حالت میں واپس حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوئے اور کُنڈا والا عجیب و غریب معاملہ عرض کیا۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تبسّم فرما کر اِرشاد فرمایا "یا علی! وہ حسین وجمیل لڑکا محی الدّین عبد القادر کی رُوح ہے۔ اور بہت ہی اچھا ہُوا کہ سب سے پہلے یہ شرف آپ نے حاصل کیا۔"

میرے قبلہ نے چند ایک احادیث شریف اور بیان فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ جُملہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کا ج ہی عقیدہ ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ استشہاداً آپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ کی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار کے دیباچہ صفحہ ۵ کا ایک اقتباس پیش کیا، وہو ھٰذا بعدازاں چنداں شعب و شجرات و فروع و ثمرات ا خاتم ولایت کہ شجرۂ علم و ہدایت بوی منتہی میشود برآمدند کہ بر مثال شجرۂ طوبیٰ ہر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را بہ جمالِ ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیب وافر و فیضے کامل تر بر داشتند و بحکم عصمت ذاتی لوامی ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صورت را بدیگراں گذاشت و ہرگز نور ولایت از خاندان نبوّت انقطاع نہ پذیرد و فلک ولایت جز بایں اقطاب قرار نگیرد و از میان ایشاں ہر خواست قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہور مغربین ساخت تا محی الدینؓ و مجدد شرع متین گ اگرچہ جمالِ محمدؐ در تمام آلِ محمدؐ تاباں است لیکن درینجا جمالے دیگر ست و کمالے دیگر ست جمال جمالِ محمدؐ ست و کم کمالِ محمدؐ ست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۞

یعنی بعدازاں خاتم ولایت (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے جن پر علم و ہدایت کا شجرہ منتہی ہو جاتا ہے اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات پیدا ہوئے کہ انہوں نے شجرۂ طوبیٰ کی طرح ہر طرف ظلال کمال پھیلائے اور عالم کو نورِ جمالِ ولایت سے منوّر کر دیا خصوصاً آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد جنہوں نے بحکم ولایت حقیقی اور مناسبت ذاتی سب سے وافر نصیب اور فیض کامل تر حاصل کیا نے بحکم عصمت ذاتی باطنی ولایت کا جھنڈا کھڑا کیا اور ظاہری سلطنت دوسروں کے لئے چھوڑ دی۔ اور ہرگز نورِ ولایت خاندانِ نبوّت سے منقطع نہیں ہو اور فلکِ ولایت اِن اقطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ اور اُن میں سے جس کو چاہا قطبِ اقطاب عالم و غوثِ بنی آدم مرجع ثقلین اور مشہور مغربین بنا دیا حتیٰ کہ وُہ محی الدینؓ اور مجدّد شرع متین بن گئے۔ اگرچہ جمالِ محمدؐ تمام آلِ محمدؐ میں چمک ہے لیکن یہاں اَور ہی جمال ہے اور اَور ہی کمال ہے۔ جمال جمالِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اور کمال کمالِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞

کتاب فصوص الحکم فص شیثیؑ میں سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمدؐ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ خا الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک خاتم الرسل صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود مبارک کی طرح قدیم ہے اور جملہ رسل علیہم السلام نے فیضانِ ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے اخذ کیا ہے۔ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک خاتم الاولیاء عالی

جناب حضرت غوثِ اعظم پاک پیرانِ پیر دستگیر میراں محی الدّین بازِ اشہب محبوبِ سُبحانی قُطب ربّانی شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ کے سوا کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ
کی گردن پر ہے۔ خاتم الاولیاء واحد ہے۔ مولا مشکلکشا حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام و بعض
افراد رضی اللہ عنہم نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کلام اس
حقیقت پر شاہد ہے۔ العزیز کتاب فصوص الحکم بظاہر حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں
حدیث شریف کا ایک مقدّس صحیفہ ہے جیسا کہ دیباچہ میں اس امر کی صراحت پائی جاتی ہے۔
جب اس مسکین نے اپنے پیر و مُرشد کے فرمان کے مطابق گجرات شہر میں سکونت اختیار کی اور گجرات کے عُلماء کرام
کی تقاریر سُنیں تو معلوم ہُوا کہ اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو اولیاءؒ پر فضیلت حاصل ہے لیکن
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل نہیں۔ جب مسئلہ کی تحقیق شروع کی تو پتہ چلا کہ آج کل تمام عالم کے عُلماء کرام اور
دلیوں کا یہ ہی عقیدہ ہے۔ دل کو نہایت قلق ہُوا۔ ربّ تعالیٰ کے فرمان کے مُطابق وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ
تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اس مسکین نے ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ایک کتاب کی صُورت میں پیش کی جائے
لہٰذا یہ مسکین اپنے پیر و مُرشد نائب خاتم الاولیاء اعلیٰ حضرت مولانا پیر غُلام مُحمّد صاحب قبلہ امام عبوی رضی اللہ
عنہ کی رُوحِ پُرفتوح کی طرف متوجّہ ہُوا۔ آپ نے اس امر کی اجازت فرمائی۔ آپ کی اجازت کے بعد یہ بندہ مسکین سُلطان
غوث الثقلین محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہُوا۔ آپ نے نہایت خوشی کا اظہار
فرمایا اور ساتھ ہی اپنی مدد اور تصرّف کا اشارہ فرمایا۔ پھر اس مسکین کا کیا کہنا۔ دل کو خوشی رُوح کو سرور اور جان کو حضور
پیدا ہُوا۔ دل میں علم کا ایک سمندر موجزن ہُوا۔ قلم میں طاقت آگئی اور کتاب کی تحریر شروع کر دی۔ دُوسرے دن صبح کیوقت
امیر المومنین امام عالی مقام حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا "لکھ غوثِ اعظم ہمارے فرزند ہیں"۔
ربّ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی
الْاَمْرِ مِنْكُمْ نیز فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اس لئے مومن متقی وہ ہے
جو اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی اطاعت کرے اور اُن کا فرمان قبول کرے کیونکہ قرآن مجید کے حقائق اور دقائق اہل اللہ
ہی خاص جانتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ (ترمذی شریف)
لہٰذا اس احقر النّاس نے اس مختصر تالیف میں اکابر محدّثین اور اکمل عارفین رضی اللہ عنہم کی تصانیف میں سے حضرت
سُلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ایسے ملفوظات طیّبات حالات مبارکات اور خوارق کرامات جمع کرنے کا ارادہ کیا

ہے جس سے صریح ثابت ہو سکے کہ آپ کو عام صحابہ تو درکنار خلفائے راشدین اور ائمۂ معصومین رضی اللہ عنہم پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ انسب خیال کیا کہ اس مبارک تصنیف کا نام تَحْقِیْقُ الْاَوْلِیَاءِ فِیْ شَانِ سُلْطَانُ الْاَصْفِیَاءِ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہ بندۂ بیکس کمتر از مور و مگس اتنا دیباچہ لکھ کر سو گیا۔ اتنے میں میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور جھڑک کر فرمایا، "کیا ہم نے نہیں فرمایا کہ کوئی نبی نہیں اور ولی نہیں جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے۔ اور دوسرے ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لیئے ہمارے قول قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں۔" آپ کا یہ قول مبارک بہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۲ پر درج ہے جس پر مدلل بحث کتاب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ وھُوَ ھٰذا: وَمَا مِنْ نَبِیٍّ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا وَلِیٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ ھٰذَا الْاَحْیَاءُ بِاَبْدَانِہِمْ وَالْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِہِمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے، زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور وصال شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ تو پس آپ نے اپنی شانِ اقدس کا خود ہی فیصلہ فرما دیا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہم ہیں۔

اور آپ کے اس دعویٰ مبارک پر احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شاہد ہیں۔ ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ماجاء فی الحب میں حدیث شریف مندرج ہے حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن ھشام نا جعفر برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ و ابن مسعود و عبادۃ بن الصامت و ابی مالک الاشعری و ابی ھریرۃ۔ ھٰذا حدیث حسن صحیح و ابو مسلم الخولانی اسمہ عبد اللہ بن ثوب یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک اشعری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور یہی حدیث شریف قطب الموحدین قبلہ حضرت داتا گنج بخش علی رضی ہجویری لاہوری قدس سرہٗ اپنی کتاب کشف المحجوب باب الکلام فی اثبات الولایۃ کے صفحہ ۱۶۷ پر بالفاظ دیگر پیش فرماتے ہیں وَھُوَ ھٰذا: و پیغمبر گفت صلی اللہ علیہ

...ن مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا لَعَلَّنَا
...بُّهُمْ قَالَ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اكْتِسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ
...يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ
...للّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی اللہ عزّوجلّ کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ
...ن پر رشک کھاتے ہیں خدا کے نبی اور شہید۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ صلّی اللہ علیک
...وسلم آپ اُن کی صفت بتائیے تاکہ ہم اُن کو دوست رکھیں۔ فرمایا وہ ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہیں رُوح اللہ کو بغیر مالوں
...اور کسبوں کے۔ اُن کے چہرے نُور ہیں اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ جس وقت لوگ خوف کھائیں گے انہیں کوئی خوف نہ
...ہوگا اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا۔ انہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا۔ پھر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ آیت تلاوت کی اَلَآ
اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞

یہ مسکین خاکپائے درویشاں وریزہ خوارِ ایشاں عرض کرتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارت دے دی ہے
...کہ ہماری اُمّت میں سے بعض کُمّل افراد ایسے بھی ہیں جن پر سابقہ انبیاء علیہم السّلام بھی رشک کھاتے ہیں۔ رشک کھانے
...کی اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ افراد سابقہ انبیاء علیہم السّلام سے جنابِ الٰہی میں قُرب میں درجہ میں مرتبہ میں کمال
...میں اور احوال میں افضل ہوں۔ پس اِن افراد کے سردار حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی فضیلت تو بدرجۂ اولیٰ ثابت
...ہے۔ مثال کے طور پر دوازدہ اَئمّہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام کو سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر فضیلت حاصل ہے کَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ اور ہم نے تحقیق آسمان میں بُرج بنائے
...ہیں اور اُن کے ساتھ ہم نے ناظرین کے لئے آسمان کو زینت بخشی ہے۔ آسمان سے مُراد آسمانِ ولایت ہے۔ بُروج
...سے مُراد دوازدہ اَئمّہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام ہیں اور وہ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی نظر میں آسمانِ ولایت کی زینت
...ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السّلام حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نواب ہونے کے باعث حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ میں
...داخل ہیں اور آسمانِ ولایت کے نجوم ہیں کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ کَمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ۔ اب آسمانِ ولایت کے بُروج کُل بارہ ہیں اور آسمانِ ولایت کے نجوم
بے شمار ہیں لہٰذا بُروج کو نجوم پر فضیلت حاصل ہے یعنی اَئمّہ اطہار اہلبیت علیہم السّلام کو سابقہ انبیاء علیہم السّلام پر
...فضیلت حاصل ہے۔ اب جُملہ بُروج بھی چونکہ قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں لہٰذا قمر کو بدرجۂ اولیٰ نجوم پر فضیلت
...حاصل ہے۔ آسمانِ ولایت کے قمر میرے حضرت سُلطان غوث الثقلین سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں کَمَا

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک آسمان ولایت کے شمس سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمدؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آسمانِ ولایت کے قمر میرے حضرت سُلطان غوثِ اعظم پاک سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان آیات بیّنات کی تفسیر کیلئے تفسیر جلوی ملاحظہ فرمائیے۔ احادیث شریف اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ اور اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّهَدَآءُ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تخصیص نہیں فرمائی کہ وہ بندے جن پر انبیاء و شہدا علیہم السلام رشک کھاتے ہیں وہ میرے اہلبیت کے بارہ ائمہ اطہار ہیں اس میں اشارہ ہے کہ اس اُمت مُبارکہ کے بعض کُمّل افراد بھی ایسے ہیں جن کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

اگر سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کُمّل عارفین رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہوں تو اس میں کیا نقص ہے بلکہ یہ تو آپؐ کے خصائص الکبریٰ میں داخل ہے۔ چنانچہ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ میں احادیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کی امامت تو بیت المقدس میں کی اور اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کُمّل افراد کی امامت جناب نے بیت المعمور میں کی جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ ہے یہی کُمّل افراد کا گروہ ہے جن پر انبیاء علیہم السلام بھی رشک کھاتے ہیں۔ اب احادیث پاک پڑھیئے اور ایمان تازہ کیجئے :- خصائص الکبریٰ جزء اوّل باب حدیث انس رضی اللہ عنہ صـ۱۵۳ واخرج النسائی من طریق یزید بن مالک عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خُطْوَهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جِبْرَئِيْلُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَاِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سِيْنَا حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى ثُمَّ قَالَ اِنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ مَوْلِدِ عِيْسٰى ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِيَ الْاَنْبِيَاءُ فَقَدَّمَنِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ الخ یعنی نسائی نے یزید بن مالک کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چوپایہ لایا گیا کہ وہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اُس کا قدم اُس کی منتہی نظر پر پڑتا تھا۔ میں اُس پر سوار ہوں اور جبرئیل علیہ السلام میرے

نتے۔ مَیں گیا مجھ سے جبرئیل علیہ السّلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السّلام نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے۔ طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السّلام نے مجھ سے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السّلام نے مجھ سے پُوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طورِ سینا میں نماز پڑھی ہے جس جگہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسٰی علیہ السّلام سے کلام کیا تھا۔ پھر جبرئیل علیہ السّلام نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے۔ مَیں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السّلام نے مجھ سے پُوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی جس جگہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام پیدا ہُوئے تھے۔ پھر مَیں بیت المقدس میں داخل ہُوا۔ جبرئیل علیہ السّلام نے انبیاء علیہم السّلام کو میرے واسطے جمع کیا۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ مَیں نے انبیاء علیہم السّلام کی امامت کی الخ۔

خصائص الکُبریٰ جز اوّل باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ ص۱۶۱ ثُمَّ صَعِدْتُ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَی الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ كَاَحْسَنِ الرِّجَالِ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ فَقِيْلَ لِیْ هٰذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ اُمَّتِكَ وَاِذَا اَنَا بِاُمَّتِیْ شَطْرَيْنِ شَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ كَاَنَّهَا الْقَرَاطِيْسُ وَشَطْرٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَدَخَلَ مَعِیَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ الْبِيْضُ وَحُجِبَتِ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الرُّمْدِ وَهُمْ عَلٰی خَيْرٍ فَصَلَّيْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَنْ مَّعِیْ قَالَ وَالْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّیْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ الخ یعنی پھر مَیں ساتویں آسمان کی طرف گیا یکایک مَیں نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کو دیکھا۔ وہ بیت المعمور سے اپنی پُشت لگائے ہُوئے تھے اور مثل احسن الرجال کے تھے۔ مَیں نے پُوچھا اے جبرئیل! یہ کون شخص ہے۔ کہا کہ یہ آپ کے باپ خلیل الرحمٰن ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ مَیں نے اُن سے سلام علیک کی اور انہوں نے مجھ سے سلام علیک کی۔ مجھ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی اُمّت کا مکان ہے۔ یکایک مَیں نے اپنی اُمّت کو دیکھا کہ وہ دو حصّہ تھی۔ ایک حصّہ وہ تھا جن کے جسموں پر سفید کپڑے تھے گویا وہ کاغذ تھے اور ایک حصّہ وُہ تھا جن کے جسموں پر میلے کپڑے تھے۔ مَیں بیت المعمور میں داخل ہُوا اور میرے ساتھ

وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور دوسرے لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دی
گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے۔ میں نے اور ان مومنوں نے جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں ا
میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ نکلے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے
ہیں اور وہ پھر قیامت تک وہاں پلٹ کے نہ آئیں گے الخ ؂

(نکتہ ادبیہ) اگرچہ بالعموم انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے افضل ہیں لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ار
فرما رہے ہیں کہ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعِبَادًا يَّغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بع
ایسے اولیاء ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ عنہم بھی رشک کرتے ہیں تو اس پر ایمان لے آنا چاہیے
اپنے عقلی ڈھکوسلے ترک کر دینے چاہئیں ؎ عقل قرباں کن بہ پیش مصطفےٰ۔ الیعزیز! آپ کے دل میں اس امت
کمل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعظیم سابقہ رسل علیہم السلام بھی کرتے ہیں ک
وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْ
الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَ
عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی ر
اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور
اُمت کا امیر اُن سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس
کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اور خداوند تعالیٰ اس اُمت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم) مسئلہ تف
ہے کہ جملہ اقطاب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل یا وصال مبارک کے بعد آپ کے نا
مناب ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے نائب کی تعظیم کریں گے تو ثابت ہوا کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السّ
پر فضیلت حاصل ہے ؂

اگرچہ علماء کرام کے جملہ اعتراضات کے مدلل جوابات کتاب میں درج کئے جائیں گے لیکن مشتے از خرو
چند اعتراضات کے مختصر جوابات دیباچہ میں پیش کئے جاتے ہیں:

**پہلا اعتراض:** صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں قرآن مجید میں آیات بینات نازل